# ہندوستان کی جنگ آزادی

## میں مسلمانوں کا کردار


محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر مفتی اعظم کرناٹک حضور الماس ملت صدر مفتی و قاضی فیضِ ازہر دار الافتاء و القضاء سرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفے

ہاسپیٹ وجے نگر وڈو کمپلی بلاری کرناٹک گنتکل آندھرا پردیش قاضی چیتر درگہ شیخ الحدیث حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ للبنات ہاسن کرناٹک الہند



ناشر

جماعت رضائے مصطفے ہاسپیٹ وجے نگر وڈو کمپلی بلاری

کرناٹک گنتکل آندھرا پردیش الہند

# ہندوستان کی آزادی میں مسلمانوں کا کردار

آج تیری قسمت کا اوج پہ جو تارا ہے
ہند کی زمیں تجھ پر یہ کرم ہمارا ہے

آج جشن یوم ازادی ہے اس حسین و جمیل لمحات میں ضروری ہو جاتا ہے کہ ان جاں باز و بہادر مجاہدین جنگ آزادی کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیجائے جنہوں نے ملک ہندوستان کو فرنگی جبر و استبداد۔ ظلم و بربریت اور جور و جفا سے آزادی دلائی ہے اگرچہ طوق غلامی سے نجات دلانے میں ایک طویل عرصہ لگا ہے بڑی عرق ریزی ۔ جاں فشانی اور جہد مسلسل کے بعد آزادی کی فرحت و مسرت اور انبساط و شادمانی کا یہ لمحہ میسر آیا ہے اور غلامی کی رسوا کن اور اذیت ناک و ناگفتہ بہ حالات سے آزادی حاصل ہوئی ہے، یقینا یہ آزادی قدرت کا ایک عظیم تحفہ اور لازوال نعمت الهیہ ہے جس کے حصول کے لئے سب سے پہلے جو میدان کارزار میں آئے وہ مسلمان ہی تھے جس کے انکار کی جرأت خامۂ مؤرخین میں نہیں چونکہ اس وقت وہی تخت ہندوستان کے فرماں روا تھے تو یہ بات مسلم ہو جاتی ہے کہ اس وقت جو آزادی کا طبل بجا اس پر لبیک و سعدیک کہنے والے بھی اہل اسلام ہی تھے ایمان والوں نے ہر طرف فرنگی سامراجیت کے خلاف انقلابی سونامی لایا نوجوانوں میں شہادت کی لہریں دوڑائیں ، مسکراتے ہوئے جان دینے کا شعور بخشا جس کا ثمرہ یہ ہوا کہ فرنگی حکومت کے خلاف محاذ جنگ سج گیا اہل ایمان نے زبردست قربانیوں کا نذرانہ پیش کیا، جان و مال کی بازی لگائی، مسکراتے ہوئے دار و رسن کو چوما ، بصد شوق تختۂ دار پر چڑھے ، پھانسی کے پھندے کو جرات مندانہ ، بے باکی وَ دلیرانہ اور کمال بہادری کے ساتھ خوشی خوشی گلے لگایا، قید و بند کی مشقت جھلیں اور حصولِ آزادی کی خاطر میدان جنگ میں اترے، اور ہر محاذ پر فرنگیوں کا کمر توڑتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرنگیوں کو ملک ہندوستان چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا اس طرح 15 اگست 1947 کو ہمارا ملک ہندوستان فرنگیوں کے قبضہ سے آزاد ہو گیا۔

فرنگیوں نے اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کی چالیں چلیں، تدبیریں کیں، رشوتیں دیں، لالچ دیئے، پھوٹ ڈالوں اور حکومت کرو کا اصول بڑے پیمانے پر اختیار کیا، فرقہ وارانہ اختلافات پیدا کئے، حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا، آپس میں غلط فہمیاں پھیلائیں، تاریخ کو مسخ کیا، انگریزوں نے ہندوستان کے معصوم باشندوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے اور ناحق لوگوں کو تختۂ دار پر لٹکایا، ہندوستانیوں پر ناحق گولیاں چلائیں، چلتی ریلوں پر سے اٹھا کر باہر پھینکا؛ مگر ان کے ظلم وستم کو روکنے اور طوقِ غلامی کو گردن سے نکالنے کے لئے بہادر مجاہدین آزادی نے ان کا مقابلہ کیا اور ملک کو آزاد کرا کے ہی اطمینان کا سانس لیا۔

ہندوستان کی تحریک آزادی میں مسلمانوں کا حصہ قدرتی طور پر بہت ممتاز و نمایاں رہا ہے انھوں نے جنگ آزادی میں قائد اور رہنما کا پارٹ ادا کیا، اس کی وجہ یہ تھی کہ انگریزوں نے اقتدار مسلم حکمرانوں سے چھینا تھا، اقتدار سے محرومی کا دکھ اور درد مسلمانوں کو ہوا انھیں حاکم سے محکوم بننا پڑا، اس کی تکلیف اور دکھ انھیں جھیلنا پڑا، اسی لئے محکومیت وغلامی سے آزادی کی اصل لڑائی بھی انھیں کو لڑنی پڑی:

انگریزوں سے باقاعدہ منظم جنگ نواب سراج الدولہ کے نانا علی وردی خان نے 1754ء میں کی اور ان کو شکست دی، کلکتہ کا ڈائمنڈ ہاربر اور فورٹ ولیم انگریزوں کا مرکز تھا، علی وردی خان نے فورٹ ولیم پر حملہ کر کے انگریزوں کو بھگایا، انگریز ڈائمنڈ ہاربر میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ اسے پہلی منظم اور مسلح جنگ آزادی قرار دیا جاسکتا ہے۔ علی وردی خان کے بعد ان کے نواسہ نواب سراج الدولہ حاکم ہوئے اور اس خطرہ کو محسوس کیا کہ انگریز ان کے ملک پر آہستہ آہستہ حاوی ہو رہے ہیں اور ان کو ملک سے نکالنا ضروری ہے۔ اس نے حوصلہ اور ہمت سے انگریزوں کو شکست دینا چاہا؛ مگر انکا دربار سازشوں کا اڈہ بن گیا تھا؛ اس لئے انہیں شکست ہوئی اور 1757ء میں برٹش فوج نے ان کے دارالسلطنت مرشد آباد میں انھیں شہید کر دیا۔

تاریخ کے صفحات میں پلاسی کی جنگ 1757ء اور بکسر کی جنگ 1764 کی تفصیل موجود ہے، یہ جنگ بھی ہندوستانیوں کی شکست پر ختم ہوئی، اس کے بعد انگریز بنگال، بہار اور اوڑیسہ پر پوری طرح حاوی ہو گئے۔

## جنگ آزادی میں حیدرعلی اور ٹیپو سلطان کا کردار:

دکن فرمانروا حیدر علی(م1782ء) اوران کے صاحبزادہ ٹیپوسلطان کے ذکر کے بغیر جنگ آزادی کی تاریخ ادھوری ہوگی،جو مستقل انگریزوں کے لئے چیلنج بنے رہے، حیدر علی اور ٹیپو سلطان نے انگریزوں سے چار جنگیں کیں، ٹیپوسلطان 1782ء میں حکمراں ہوئے، 1783ء میں انگریزوں سے ٹیپو سلطان کی پہلی جنگ ہوئی اور انگریزوں کوشکست ہوئی۔ یہ جنگ 1784ء میں ختم ہوئی، یہ میسور کی دوسری جنگ کہلاتی ہے۔ انگریز اپنی شکست کاانتقام لینے کے لئے بے چین تھے؛ چنانچہ 1792ء میں انگریزوں نے اپنی شکست کاانتقام لیتے ہوئے حملہ کیا؛ مگر اپنے بعض وزراء وافسران کی بے وفائی اور اپنی ہی فوج کی غداری اور اچانک حملہ کی وجہ سے ٹیپو معاہدہ کرنے پر مجبور ہوئے۔ ٹیپو کو بطور تاوان تین کروڑ روپئے، نصف علاقہ اور دو شہزادوں کوبطورِیرغمال انگریزوں کودینا پڑا۔

مؤرخ لکھتا ہے :

’’سب سے پہلا شخص جس کواس خطرہ کااحساس ہوا وہ میسور کابلند ہمت اور غیور فرمانروا فتح علی خان ٹیپوسلطان (۱۲۱۳ھ ۱۷۹۹ء)تھا، جس نے اپنی بالغ نظری اور غیر معمولی ذہانت سے یہ بات محسوس کرلی کہ انگریزاسی طرح ایک ایک صوبہ اورایک ایک ریاست ہضم کرتے رہیں گے اور اگر کوئی منظم طاقت ان کے مقابلہ پر نہ آئی تو آخر کار پوراملک ان کالقمہ تربن جائے گا؛ چنانچہ انھوں نے انگریزوں سے جنگ کافیصلہ کیااوراپنے پورے سازوسامان، وسائل اور فوجی تیاریوں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں آ گئے‘‘۔

## ٹیپوسلطان کی جدوجہداوراولوالعزمی

ٹیپو سلطان نے ہندوستان کے راجوں،مہاراجوں اور نوابوں کوانگریزوں سے جنگ پر آمادہ کرنے کی کوشش کی، اس مقصد سے انھوں نے سلطان ترکی سلیم عثمانی، دوسرے مسلمان بادشاہوں اور ہندوستان کے امراء اورنوابوں سے خط وکتابت کی اور زندگی بھر انگریزوں سے سخت معرکہ آرائی میں مشغول رہے، قریب تھا کہ انگریزوں کے سارے منصوبوں پرپانی پھر جائے اوروہ اس ملک سے بالکل بے دخل ہوجائیں؛ مگر انگریزوں نے جنوبی ہند کے امراء کو اپنے ساتھ ملالیااور آخرکاراس مجاہد بادشاہ نے ۴/مئی ۱۷۹۹ء کوسرنگا پٹنم

کے معرکہ میں شہید ہو کر سرخروئی حاصل کی، انھوں نے انگریزوں کی غلامی اوراسیری اوران کے رحم وکرم پر زندہ رہنے پر موت کو ترجیح دی، ان کا مشہور تاریخی مقولہ ہے کہ ”گیڈر کی صد سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی اچھی ہے“۔ جب جرنل ہورسے کوسلطان کی شہادت کی خبر ملی تواس نے ان کی نعش پر کھڑے ہو کر یہ الفاظ کہے کہ: آج سے ہندوستان ہمارا ہے۔' (ہندوستانی مسلمان ص۱۳۷)

## شاہ ولی اللہ دہلوی اورعبد العزیز محدث دہلوی کا جنگ آزادی میں کردار:

حضرت ٹیپو سلطان کے بعد مجاہدین جنگ آزادی کی قیادت شاہ ولی اللہ دہلوی اور عبد العزیز محدث دہلوی نے سنبھالی جس میں اہل اسلام کی کثیر تعداد شامل رہی اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا علامہ فضل حق خیر آبادی علامہ رحمت اللہ کیرانوی علامہ کفایت علی کافی علامہ رضا علی خان بریلوی علامہ نقی علی خان بریلوی مولانا جوہر علی جوہر و علی برادران علامہ احمد اللہ مدراسی علامہ عنایت احمد کاکوروی مفتی صدر الدین آزردہ دہلوی فضل امام خیر آبادی ودیگر علمائے اہل سنت جنگ آزادی کے اہم محرک رہے:

بتایا جاتا ہے کہ دہلی کی انڈیا گیٹ پر تقریباً 95,300 مجاہدین آزادی کے نام تحریر کئے گئے ہیں جن میں سے 61,945 مسلمان ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے انگریزوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہونے، لڑنے اور قربانیاں پیش کرنے والوں میں 65 فیصد مسلم مجاہدین آزادی تھے اگر یہ دعوی غلط بھی ہو تو یہ بات متحقق ہے کہ اس آزادی میں جام شہادت پینے والے مسلمان وعلمائے کرام کی تعداد بہت زیادہ اور اکثریت میں ہے بیچ والی اور آخری تحریک میں دیگر مذاہب کے لوگ بھی شریک رہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس ملک کی آزادی میں سارے مذاہب والوں کا کردار ہے اور یہ ملک سب کا ہے۔

دیکھ لے ذرا ظالم ہسٹری تو بھارت کی
اس کے زلف بر ہم کو ہم نے ہی سنوارہ ہے

# مُحَمَّد مَقصُود عَالَم فَرحَت ضِیَائی

خلیفۂ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر و خادم فخر ازہر دار الافتاء و القضاء و سرپرست اعلی جماعت رضائے مصطفیٰ برانچ ہاسپیٹ وجے نگر، وڈو، کمپلی بلاری و گنتکل آندھرا پردیش و شیخ الحدیث حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ البنات ہاسن و قاضئ شریعت چتر درگہ کرناٹک الہند

# KHIDMAT E DEEN WHATSAPP GROUP

Khidmat e deen whatsapp group ke naam se ek group ka wajood e amal me aaya hai jisme Asri uloom ke sath sath deen o millat ka dard rakhne wale kuch noujawanan e Ahle Sunnat shamil hain jinhone deeni ishaat o tarweez ka beda uthaya hai aur iske zariye doosre padhe likhe noujawan tabke ko baidar karne ki niyyat bhi rakhte hain aur ek tareekh saaz karhaye numaya anjaam dena chahte hain taake aane wali naslein unhe yaad rakhein yeh Hazraat apna apna paisa laga kar kitab chapwane aur use awaam me taqseem karne ka Ahsan o Ajmal irada aur azm e musam-mum le kar maidan me utre hain bila shak o shuba yeh ek azeem bunyadi deeni kaam hai jis ki jitni tareef ki jaaye kam hai rabb e qadeer ba Tufail Nabi e Kareem Salallahu alaihi wasallam unke Gulshan e hayat ko khoob khoob sairyaabi aata farmaye mazeed tarakiyyan de aur sehat o tandroosti ke sath hayat ke har shobe ko Marg zaar o lalazaar banade daraiyeen ki sadatoon se zindagi ko ibaraat karde aur inn logon ki deeni khidmat ko qubooliyat ka darja aata farma kar unhe daayimi falaah se himkinar kar de aur Jin niyytaon se apna sarmaya laga rahe hain woh muraad poori farma de khana aur ahle khana ko aman o sukoon chain o iqrar aur apsi mail o muhabbat ki nooraniyat se mamoor farmade.

**Note: Noujawan e Ahle sunnat se guzarish hai ke kaseer se kaseer tadad me iss group me shirkat farma kar uss mission ko taqwiyat bakshe. Ameen bijahi Sayyid ul Mursaleen Salallahu alaihi wasallam.**

khalifa E Huzoor Tajush'shariah Wa Huzoor Muhaddis E Kabeer Mufti E Aazam Karnataka Huzoor Almas E Millat Hazrat Allama Wa Moulana Mufti

**MUHAMMAD MAQSOOD AALAM FARHAT ZIYAYI**

Sahab Qibla Maddazillahul Aali Wan'noorani Sarparst Aala Jamat Raza E Mustafa Hospet